دوران و بعد الموت ﴿اسلام کی نظر سے﴾

AVAILABLE AT
http://www.everythingisvisual.com/downloads/death.html

WRITTEN & PUBLISHED BY

www.everythingisvisual.com/eiv

N o © C o p y r i g h t s!

NOTICE

Salam o Alaykum to all Muslims and Hi to Non Muslims.

We have created this book to describe during and after death according to Islamic point of view.

We have copied content from a book named:

موت کا منظر اور موت کے بعد کیا ہوگا

which is very detailed book consist of 500 pages approximately. That book is written in Urdu language. We have selected the content from the whole book and managed according to our design.

After selection process we have written the book in Urdu. After completing the book in Urdu we translated Urdu book into English so that individuals from all around the World can read this important concept.

May ALLAH Almighty forgive our sins and shower His gifts on us.. Ameen!

May ALLAH Almighty pass the sawab of this work to all the Muslims who are no more and all the Muslims who are living.. Ameen!

article@everythingisvisual.com
www.everythingisvisual.com/eiv

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ

دوران و بعد الموت ﴿اسلام کی نظر سے﴾

موت کی حقیقت۔

رسول آخرالزماں صلی للہ علیہ وسلم کا ارشاد ھے کہ سمجھ دار شخص وہ ھے جو اپنے نفس پر قابو رکھے اور موت کے بعد کام آنے والی چیزوں میں مشغول رھے اور کسی کام کے لیے تیاری اس کے بغیر نہیں ہوتی کہ ہر وقت اس کا اہتمام رہے۔ اس کا تزکرہ رہے۔ اس لیے کہ جو شخص دنیا میں منہمک ھے اور اس کے دھوکہ کی چیزوں میں پھنسا ھوا ھے۔ اس کی شہوتوں پر فریفتہ ھے۔ اس کا دل موت سے بالکل غافل ھوتا ھے۔ اسی کو للہ تعٰلی ارشاد فرماتے ہیں آپ ان سے کہہ دیجیے کہ موت سے تم بھاگتے ھو وہ تم کو آپکڑے گی۔ پھر تم اس ذات پاک کی طرف لے جاۓ جاؤ گے جو پوشیدہ اور ظاہر بات کو جاننے والی ھے۔ پھر وہ تم کو تمہارے سب کیے ھوۓ کام جتادے گی۔ ﴿قرآن شریف کی **سورۃ جمعہ** میں اس کا ذکر موجود ھے﴾۔

علماء نے لکھا ھے کہ موت کے بارہ میں آدمی چار طریقے کے ھوتے ہیں۔ ایک تو وہ لوگ ہیں جو دنیا میں منہمک ہیں جن کو موت کا ذکر بھی اس وجہ سے اچھا نہیں لگتا کہ اس سے دنیا کی لزتیں چھوٹ جاىیں گی۔ ایسا شخص موت کو کبھی یاد نہیں کرتا اور اگر کبھی کرتا بھی ھے تو بری نیت کے ساتھ،اس لیے کہ دنیا چھوٹنے کا اس کو قلق اور افسوس ھوتا ھے۔ دوسرا وہ شخص ھے جو للہ کی طرف رجوع کرنے والا تو ھے مگر ابتدا حالت میں ھے۔ موت کے ذکر سے اس کو للہ کا خوف بھی ھوتا ھے اور اس سے توبہ میں پختگی بھی ھوتی ھے۔ یہ شخص بھی موت سے ڈرتا ھے مگر نہ اس وجہ سے کہ دنیا چھوٹ جاۓ گی بلکہ اس وجہ سے کہ اس کی توبہ تام نہیں ھے یہ ابھی مرنا نہیں چاہتا تاکہ اپنے حال کی اصطلاح کرلے اور اس کی فکر میں لگا ھوا ھے تو یہ شخص موت کے ناپسند کرنے میں معزور ھے اور یہ رسول آخرالزماں صلی للہ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں داخل نہ ھوگا جس میں رسول آخرالزماں صلی للہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص للہ کے ملنے کو نا پسند کرتا ھے للہ بھی اس کے ملنے کو ناپسند فرماتے ہیں۔ اس لیے کہ یہ شخص حقیقت میں للہ کی ملاقات سے کراہت نہیں کرتا بلکہ اپنی تقصیر اور کو تاہی سے ڈرتا ھے۔ اس کی مثال اس شخص کی سی ھے جو محبوب کی

ملاقات کے لیے اس سے پہلے کچھ تیاری کرنا چاہتا ھو تا کہ محبوب کا دل خوش ھو۔ البتہ یہ ضروری ھے کہ یہ شخص اس کی تیاری میں ہر وقت مشغول رہتا ھو اس کے سوا دوسرا مشغلہ اس کو نہ ھو اور اگر یہ بات نہیں ھے تو پھر یہ بھی پہلے ہی جیسا ھے۔ یہ بھی دنیا مین منہمک ہی ھے۔ تیسرا وہ شخص ھے جو عارف ھے جو اس کی توبہ کامل ھے۔ یہ لوگ موت کو محبوب رکھتے ہیں اس کی آرزو کرتے ہیں، اس لیے کہ عاشق کے لیے محبوب کی ملاقات سے زیادہ بہتر وقت کون ساھو گا۔ موت کا وقت ملاقات کا وقت ھے۔ عاشق کو وصل کے وعدہ کا وقت ہر وقت خود ہی یادرہاکرتا ھے وہ کسی وقت بھی اس کو نہیں بولتا۔ یہی لوگ ہیں جن کو موت کے جلدی آنے کی آرزؤوں رہتی ہیں وہ اسی قلق میں رہتے ہیں کہ موت آہی نہیں چکتی کہ اس معاصی کے گھر سے جلد خلاصی ھو۔

ایک روایت میں ھے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے انتقال کا وقت جب قریب ھوا تو فرمانے لگے محبوب ﴿موت﴾ احتیاج کے وقت آیا جو نادم ھو وہ کامیاب نہیں ھوتا ۔ یا اللہ تجھے معلوم ھے کہ ہمیشہ مجھے فقر غنا سے زیادہ محبوب رہا اور بیماری صحت سے زیادہ پسندیدہ رہی اور موت زندگی سے زیادہ مرغوب رہی۔ مجھے جلدی سے موت عطا کر دے کہ تجھ سے ملوں۔

چوتھی قسم جو سب سے اونچا درجہ ھے، ان لوگوں کا ھے جو اللہ کی رضا کے مقابلہ میں تمنا بھی نہیں رکھتے۔ وہ اپنی خواہش سے اپنے لیے نہ موت کو پسند کرتے ہیں نہ زندگی کو۔ یہ عشق کی انتہا میں رضا اور تسلیم کے درجہ کو پہنچے ھوئے ہیں۔ بہرحال موت کا ذکر ہر حالت میں موجب اجروثواب ھے کہ جو شخص دنیا میں منہمک ھے اس کو بھی موت کے ذکر سے اس کی لزتوں میں کمی آئے گی اور کچھ نہ کچھ تو دنیا سے بُعد پیدا ہی ھوگا اسی لیے رسول آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ھے کہ لزتوں کو توڑنے والی چیز موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔ یعنی اس کے ذکر سے اپنی لزتوں میں کمی کیا کرو تاکہ اللہ کی طرف رجوع ھو سکے۔ ایک حدیث میں رسول آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ھے کہ اگر جانوروں کو موت کے متعلق اتنی معلومات ھوں جتنی تم لوگوں کو ہیں تو کبھی موٹا جانور کھانے کو نہ ملے یعنی موت کے خوف سے جانور دُبلے ھو جاوے۔

ایک حدیث میں رسول آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد آیا ھے کہ موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔ یہ گناھوں کو زاءل کرتی ھے اور دنیا سے بے رغبتی پیدا کرتی ھے۔ ایک حدیث میں رسول آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ھے کہ اگر تم کو یہ معلوم ھو جائے کہ مرنے کے بعد تم پر کیا گزرے گی تو کبھی رغبت سے کھانا نہ کھاؤ، کبھی لزت سے پانی نہ پیو۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے وصیت کی کہ موت کا ذکر کثرت سے کیا کرو یہ تمھیں دوسری چیزوں میں رغبت سے ہٹا دے گا۔ ایک حدیث میں ھے کہ موت کو کثرت سے یاد کیا کرو جو شخص موت کو کثرت سے یاد کرتا ھے اس کا دل زندہ ھو جاتا ھے اور موت

اس پر آسان ھو جاتی ھے۔

موت کی تکلیف۔

حقیقت یہ ھے کہ موت کی سختی کا حال وہی جانتا ھے جس پر گزر چکی ھے، دوسرے کو اس کی سختی کا حال معلوم نہیں ھوتا۔ وہ صرف قیاس کرسکتا ھے یا مرنے والوں کی حالت دیکھ کر کچھ اندازہ لگا سکتا ھے اور قیاس اس طرح ھوسکتا ھے کہ یہ تو ظاہر چیز ھے کہ بدن کے جس حصہ میں روح نہیں ھوتی اس کو کاٹنے سے تکلیف نہیں ھوتی ﴿بدن کی کھال مردہ ھو جاتی اس کو کاٹنے سے تکلیف نہیں ھوتی﴾ لیکن جس عضو میں اور جس حصہ میں جان ھوتی ھے۔ اس میں سوئی چبھونے سے یا اس کو کاٹنے سے سخت تکلیف ھوتی ھے۔ پس بدن کے جس عضو پر کوئی زخم ھوتا ھے یا اس کو کاٹا جاتا ھے یا وہ جل جاتاھےتو اس سے تکلیف اس وجہ سے پہنچتی ھے کہ روح کو اور زندگی کو اس حصہ بدن سے تعلق ھے۔ اس تعلق کی وجہ سے اس عضو کے ذریعہ سے روح پر اثر پہنچتا ھے اور روح سارے بدن میں پھیلی ھوئی ھے تو ہرہر عضو میں اس کا تھوڑا سا حصہ اثر کیے ھوئے ھے اور جتنا حصہ اس عضو میں ھے اسی کے بقدر روح کو تکلیف پہنچتی ھے جو بہت تھوڑا سا حصہ ھے لیکن جو تکلیف اعضاء کے بجائے براہ راست ساری روح کو پہنچے جو موت کے وقت ھوتی ھے اس کا اندازہ اسی سے ھوسکتا ھے کہ کتنی ھوگی۔ اسلیے کے موت براہ راست ساری روح کو کھینچتی ھے جو بدن کے سارے اعضاء میں پھلی ھوئی ھے۔ اسلیے بدن کا کوئی حصہ بھی ایسا نہیں ھوتا جس میں اتنی ہی تکلیف نہ ھو جتنی کہ اس کے کاٹنے میں ھوتی ھے۔ اسلیے کہ کسی عضو کے کاٹنے سے اس وجہ سے تکلیف ھوتی ھے کہ روح اس سے جدا ھوتی ھے تو جب ساری روح کو بدن کے تمام حصوں سے کھینچا جائے گا تو ظاہر ھے کہ کتنی تکلیف ھوگی، لیکن بدن کا اگر ایک حصہ کاٹا جاتا ھے تو روح کا بقیہ حصہ سارے بدن میں موجود ھوتا ھے۔ وہ اس وقت قوی ھوتا ھے، اسلیے آدمی چلاتا ھے تڑپتا ھے مگر جب ساری روح کھینچی جاتی ھے تو اس میں ضعف کی وجہ سے اتنی قوت نہیں رہتی کہ وہ کراہنے سے کچھ آرام پالے، البتہ اگر بدن قوی ھوتا ھے، تو اس کے بقدر سانس کے اکھڑنے کے وقت اس میں آواز پیدا ھوتی ھے جو سنائی دی جاتی ھے قوت نہیں ھوتی تو یہ بھی پیدا نہیں ھوتی۔ اس کے نکلنے کے بعد ہر عضو آہستہ آہستہ ٹھنڈا ھونا شروع ھو جاتا ھے۔ سب سے پہلے پاؤں ٹھنڈے ھوتے ہیں اس لیے کے روح سب سے پہلے پاؤں کیطرف سے کھینچتی ھے اور وہاں سے نکل کر منہ کے ذریعے سے جاتی ھے پھر پنڈلیاں ٹھنڈی ھوتی ہیں پھر رانیں۔ اسی طرح ہرہر عضو ٹھنڈا ھوتا رہتا ھے اور ہر ایک عضو کو اتنی ہی تکلیف ھوتی ھے جتنی اس کے کاٹنے سے ھوتی ھے یہاں تک کہ جب روح حلق تک پہنچتی ھے تو آنکھوں سے نور جاتا رہتا ھے۔ اسی وجہ سے رسول آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں یہ بھی دعا ھے کہ یااللہ مجھ پر موت کی اور نزع کی سختی آسان فرما۔ لوگ بھی رسول آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں اس دعا کو مانگتے ہیں مگر اس کی تکلیف سے ناواقف ھونے کی وجہ سے سرسری طور سے مانگ لیتے ہیں۔ یہی وجہ ھے کہ انبیاء علیھم

سلام اور اولیاء موت سے بہت زیادہ ڈرتے تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ سلام کا ارشاد اپنے حوارین سے ھے کہ میرے لیے للہ سے اس کی دعا کرو کہ نزع کی تکلیف مجھ پر آسان ھوجائے کہ موت کے ڈرنے مجھے موت کے قریب پہنچادیا۔ کہتے ہیں کہ بنی اسرایئل کے عابد لوگوں کی ایک جماعت ایک قبرستان میں پہنچی اور انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ للہ سے دعا کی جائے کہ ان میں سے کوئ مردہ ظاہر ھو جس سے ہم پوچھیں کہ کیا گزری؟ ان لوگوں نے دعا کی۔ ایک مردہ ان پر ظاہر ھوا جس کی پیشانی پر کثرت سجدہ کرنے کا نشان بھی پڑا ھوا تھا۔ وہ کہنے لگا کہ تم مجھ سے کیا پوچھنا چاہتے ھو۔ مجھے مرے ھوئے پچاس سال ھو گئے۔ لیکن موت کے وقت کی تکلیف اب تک میرے بدن سے نہیں گئ۔

ایک حدیث میں رسول آخرالزماں صلی للہ علیہ وسلم کا ارشاد ھے کہ یاللہ تو روح کو پٹھوں سے، ہڈیوں سے اور انگلیوں میں سے نکالتا ھے مجھ پر موت کی سختی آسان کردے۔ حضرت حسن رضیﷲعنہ فرماتے ہیں کہ رسول آخرالزماں صلی للہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ موت کی سختی کا ذکر فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ اتنی تکلیف ھوتی ھے جتنی کہ تین سو جگہ تلوار کی کاٹ سے ھوتی ھے۔ حضرت علی رضیﷲعنہ جہاد پر جب ترغیب دیتے تو فرماتے کہ اگر تم قتل نہ کیے گئے تو بستروں پر مروگے۔ قسم ھے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ھے کہ ہزار جگہ تلوار کی کاٹ سے مرنے کی تکلیف زیادہ سخت ھے۔ اوزاعی رحمۃﷲعلیہ کہتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ھے کہ مردوں کو قیامت میں اٹھنے تک موت کی تکلیف کا اثر محسوس ھوتا رہتا ھے۔ حضرت شدادبن اوس رحمۃﷲعلیہ کہتے ہیں کہ موت دنیا اور آخرت کی سب تکلیفوں سے زیادہ سخت ھے۔ وہ دیگ میں پکانے سے زیادہ سخت ھے۔ اگر مردے قبر سے اٹھ کر مرنے کی تکلیف بتایئں تو کوئ شخص بھی دنیا میں لزت سے وقت نہیں گزار سکتا، میٹھی نیند اس کو نہیں آسکتی۔

کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ سلام کا جب وصال ھوا تو للہ نے دریافت فرمایا کہ موت کو کیسا پایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں اپنی جان کو ایسا دیکھ رہا تھا جیسے زندہ چڑیا کو اس طرح آگ پر بھونا جا رہا ھو کہ نہ اس کی جان نکلتی ھو نہ اڑنے کی کوئ صورت ھو۔ ایک اور روایت ھے کہ ایسی حالت تھی جیسا کہ زندہ بکری کی کھال اتاری جا رہی ھو۔

حضرت عاءشہ رضیﷲعنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول آخرالزماں صلی للہ علیہ وسلم کا وصال ھو رہا تھا تو پانی سے بھرا ھوا پیالہ رسول آخرالزماں صلی للہ علیہ وسلم کے قریب رکھا ھوا تھا۔ رسول آخرالزماں صلی للہ علیہ وسلم اپنے مبارک ہاتھ کو پیالہ میں ڈالتے اور پھر منہ پر ملتے تھے اور فرماتے تھے یاللہ نزع کی سختی پر میری مدد فرما۔ حضرت عمر رضیﷲعنہ نے حضرت کعب رضیﷲعنہ سے دریافت کیا کہ موت کی کیفیت بیان کرو۔ انہوں نے عرض کیا کہ امیرالمومینین جس طرح ایک کانٹے دار ٹہنی کو آدمی کی اندر داخل کردیا

جائے جس کے ساتھ بدن کا ہر جز لپٹ جائے، پھر ایک دم اس کو کھینچ لیا جائے۔ اسی طرح جان کھینچی جاتی ھے۔

یہ سب نزع کی مختصر کیفیت تھی۔ ان سب کے علاوہ ملک الموت اور اس کے مدد گار فرشتوں کی صورتوں کا ایک خوف ایک مستقل مرحلہ ھے جس صورت پر وہ گناہ گاروں کی جان نکالتے ہیں وہ ایسی ڈراوٗنی صورت ھوتی ھے کہ قوی سے قوی آدمی بھی اس کے دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ حضرت ابراہیم علیہ سلام نے ملک الموت سے فرمایا کہ تم جس صورت پر فاجر لوگوں کی جان نکالتے ھو وہ مجھے دکھاوٗ۔ انہوں نے عرض کیا کہ آپ اس کا تحمل نہ فرما سکیں گے۔ حضرت ابراہیم علیہ سلام نے فرمایا کہ نہیں میں تحمل کر لوں گا۔ حضرت عزراءیل علیہ سلام نے عرض کیا کہ اچھا دوسری طرف منہ کر لیجیے۔ حضرت ابراہیم علیہ سلام نے منہ پھیر لیا۔ اس کے بعد حضرت عزراءیل علیہ سلام نے عرض کیا کہ اب دیکھ لیجیے۔ حضرت ابراہیم علیہ سلام نے جب اوپر دیکھا تو ایک نہایت کالا آدمی ﴿دیو کی شکل﴾ بال بہت بڑے بڑے کھڑے ھوئے، نہایت سخت بدبو، کالے کپڑے۔ اس کے منہ سے ، اس کے ناک سے آگ کی لپٹیں نکل رہی ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ سلام کو یہ حالت دیکھ کر غش آگیا۔ بڑی دیر میں افاقہ ھوا، تو ملک الموت اپنی پہلی صورت پر تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ سلام نے فرمایا اگر فاجر شخص کے لیے کوئی دوسری آفت نہ ھو تب بھی یہ صورت ہی اس کی موت کے لیے کافی ھے۔

یہ فاجروں کا حال ھے لیکن ﷲ کے مطیع بندوں کی روح نکالنے کے وقت وہ نہایت ہی بہترین صورت میں ھوتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ سلام سے یہ نقل کیا گیا انہوں نے ملک الموت سے فرمایا کہ مجھے اس روپ کو بھی دکھاوٗ تو انہوں نے دیکھا کہ ایک نہایت خوبصورت جوان نہایت نفیس لباس پہنے ھوئے خوشبوءیں مہکتی ھوئی سامنے ھے۔ حضرت ابراہیم علیہ سلام نے فرمایا کہ مومن کے لیے اگر مرتے وقت اس صورت کے علاوہ کوئی بھی فرحت کی چیز نہ ھو تو یہ بھی کافی ھے۔

کچھ اچھی اور بری اموات کے واقعات۔

ایک مالدار کی کہانی۔- ایک شخص نے بہت سامال جمع کیا تھا اور کوئی چیز بھی ایسی نہ چھوڑی جو اپنے یہاں نہ منگالی ھو اور ایک بہت بڑا عالی شان محل تیار کیا جس کے دو دروازے تھے۔ ان پر غلام محافظ مقرر کیے اور مکان کی تیاری کی۔ بہت بڑی دعوت کی جس میں اپنے سب عزیزو احباب کو جمع کیا اور بڑے عالیشان تخت پر ٹانگ کھڑی کر کے دوسری ٹانگ اس پر رکھے بیٹھا تھا۔ لوگ کھانا کھا رہے تھے اور وہ اپنے دل میں کہہ رہا تھا کہ ہر قسم کا ذخیرہ اتنا جمع ھو گیا ھے کہ کئی سال تک تو اب خریدنا نہ پڑے گا۔ یہ خیال دل میں گزرہی رہا تھا کہ ایک فقیر پھٹے کپڑے گردن میں ﴿فقیروں جیسا﴾ جھولا پڑا ھوا دروازہ پر آیا اور اس زور سے کواڑوں کو پیٹنا

شروع کیا کہ اس کے تخت تک آواز پہنچی۔ غلام دوڑے ھوئے باہر آئے کہ یہ کون نا معقول ھے۔ اس سے جاکر پوچھا یہ کیا بات ھے۔ اس فقیر نے کہا اپنے سردار کو میرے پاس بھیج دو۔ غلاموں نے کہا کہ ہمارے آقا تجھ جیسے فقیر کے پاس آءیں گے؟ اس نے کہا ضرور آءیں گے، اس سے جا کر کہہ دو۔ وہ آقا کے پاس گئے اور اس سے قصہ سنایا۔ اس نے کہا تم نے اس کو مزہ نہ چکھایا۔ اتنے میں اس فقیر نے دوبارہ پہلے سے بھی زیادہ زور سے کواڑوں کو پیٹا جس پر دربان دوڑے ھوئے پھر دروازے پر آئے تو اس فقیر نے کہا کہ اس اپنے آقا سے کہہ دو کہ میں ملک الموت ھوں۔ یہ سن کر ان کے ھوش اڑگئے اور آقا سے جاکر کہا۔ اس پر بھی مٹی چھپت گئی اور بہت عاجزی سے کہنے لگا کہ اس سے یہ کہہ دو کہ میرے فدیہ میں کسی دوسرے کو قبول کرلے۔ اتنے میں یہ فقیر اندر پہنچ گیا اور اس سے کہا کہ تجھے جو کچھ کرنا ھے کرلے۔ میں تیری روح قبض کیے بغیر واپس نہیں جا سکتا۔ اس نے اپنا سب مال جمع کرایا اور مال سے کہنے لگا کہ اللہ کی تجھ پر لعنت ھو کہ تو نے اور تیری مشغولی نے مجھے اپنے اللہ کی عبادت سے روک دیا اور اتنا وقت نہ دیا کہ میں کسی وقت یکسوئی سے اللہ کو یاد کرلیتا۔ اللہ نے اپنی قدرت سے مال کو گویائی عطا کی۔ اس نے کہا مجھے لعنت کیوں کرتا ھے۔ میری وجہ سے تو بڑے بڑے بادشاھوں تک ایسے وقت پہنچ جاتا تھا جب کہ نیک لوگ ان کے دروازوں سے ہٹا دیے جاتے تھے۔ میری ہی وجہ سے تو نازک نازک لزتیں حاصل کرتا تھا۔ میری ہی وجہ سے تو بادشاھوں کی طرح رہتا تھا، تو مجھے برائی کے موقعوں میں خرچ کرتا تھا اور میں انکار نہیں کرسکتا تھا اگر تو مجھے خیر کے مواقع میں خرچ کرتا تو میں تیرے کام آتا۔ اس کے بعد ملک الموت نے ایک دم اس کی روح قبض کرلی۔

قصہ ایک ظالم کا۔- وہب بن منبہ رحمۃاللہعلیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ملک الموت ایک بہت بڑے ظالم جابر کی روح قبض کر کے لے گئے کہ دنیا میں اس سے بڑا ظالم کوئی نہ تھا۔ وہ جارہے تھے فرشتوں نے اس سے پوچھا کہ تم نے ہمیشہ جانیں قبض کیں تمہیں کبھی کسی پر رحم بھی آیا۔ انہوں نے کہا کہ سب سے زیادہ ترس مجھے ایک عورت پر آیا جو تنہا جنگل میں تھی۔ جب ہی اس کے بچہ پیدا ھوا تھا مجھے حکم ھوا کہ اس عورت کی جان قبض کرلوں۔ مجھے اس عورت کی اور اس کے بچہ کی تنہائی پر بڑا ترس آیا کہ اس بچہ کا اس جنگل میں جہاں کوئی دوسرا نہیں ھے کیا بنے گا۔ فرشتوں نے کہا کہ یہ ظالم جس کی روح تم لے جارہے ھو وہی بچہ ھے۔ ملک الموت حیرت میں رہ گئے۔ کہنے لگے اللہ تو پاک ھے، بڑا مہربان ھے جو چاہتا ھے کرتا ھے۔

قصہ بنی اسراءیل کے ایک ظالم کا۔- یزید قاشی رحمۃاللہعلیہ کہتے ہیں کہ بنی اسراءیل کے ظالموں میں ایک ظالم اپنے گھر میں بیٹھا ھوا اپنی بیوی سے تخلیہ کررہا تھا۔ اتنے میں دیکھا کہ گھر میں ایک اجنبی آدمی دروازہ سے چلا آرہا ھے۔ یہ شخص نہایت غصہ میں اس کی طرف لپکا۔ اس سے پوچھا کہ تو کون ھے اور گھر میں آنے کی تجھے کس نے اجازت دی۔ اس نے کہا کہ مجھے اس گھر کے مالک نے اندر آنے کو کہا ھے اور میں وہ شخص ھوں جس کو نہ کوئی پردہ روک سکتا ھے اور نہ بادشاھوں کو پاس جانے کے لیے مجھے اجازت کی

ضرورت ھوتی ھے نہ کسی ظالم کے دبدبہ سے ڈرتا ھوں۔ نہ کسی مغرور متکبر کے پاس جانے سے مجھے کوئ چیز مانع ھوتی ھے۔ اس کی یہ گفتگو سن کر وہ ظالم خوفزدہ ھو گیا، بدن میں کپکپی آگئ اور اوندھے منہ گر گیا۔ اس کے بعد نہایت عاجزی سے کہنے لگا، پھر تو آپ ملک الموت ہیں۔ اس نے کہا میں وہی ھوں۔ صاحب مکان نے کہا کہ آپ مجھے اتنی مہلت دے دیں کہ میں وصیت نامہ لکھ دوں۔ فرشتہ نے کہا اب اس کا وقت دور چلا گیا۔ افسوس کے تیری مدت ختم ھو چکی ھے سانس پورے ھو گۓ اور تیرا وقت ختم ھو گیا۔ اب تیرے لیے ذرا سی تاخیر کی بھی گنجاءش نہیں۔ صاحب مکان نے پوچھا کہ آپ مجھے کہاں لے جاءیں گے۔ فرشتے نے کہا تیرے اعمال جو آگے گۓ ھوۓ ہیں ان کے پاس ہی لے جاؤں گا ﴿جیسے عمل کیے ھوں گے ویسا ہی ٹھکانا ملے گا﴾ اور جس قسم کا گھر تو نے اس جہان میں بنا رکھا ھوگا وہی تجھے ملے گا۔ اس نے کہا کہ میں نے تو نیک اعمال کچھ بھی نہیں کیے اور نہ کوئ عمدہ گھر اپنے لیے اب تک بنا رکھا ھے۔ فرشتے نے کہا پھر تو اس دہکتی ھوئ آگ کی طرف لے جاؤں گا جو کھال بھی کھینچ لے گی جس کا ذکر سورۃ معارج رکوع ۱ میں ھے۔ اس کے بعد فرشتے نے اس کی جان نکال لی۔ گھر میں کہرام مچ گیا کوئ رورہا تھا کوئ چلا رہا تھا۔ یزید قاشی رحمۃاللہعلیہ کہتے ہیں کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ھو جاۓ کہ مردہ پر اس وقت کیا گزررہی ھے تو اس کے مرنے سے زیادہ آہ بکا اس حالت پر ھونے لگے جو اس پر گزررہی ھے۔

قصے للہ والوں کی موت کے بارے میں۔۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃاللہعلیہ فرماتے ہیں کہ جس وقت ملک الموت دل کی رگ کو چھوتے ہیں اس وقت آدمی کا لوگوں کو پہچاننا موقوف ھو جاتا ھے، زبان بند ھو جاتی ھے اور دنیا کی سب چیزوں کو بھول جاتا ھے اگر کسی وقت آدمی پر موت کا نشہ سوار نہ ھو تو تکلیف کی شدت سے پاس والوں پر تلوار چلانے لگے۔ بعض روایات میں آیا ھے کہ جس وقت سانس حلق میں ھوتا ھے اس وقت شیطان اس کے گمراہ کرنے کی انتہائ کوشش کرتا ھے۔

ایک روایت میں ھے کہ ملک الموت نمازوں کے اوقات میں آدمیوں کی جستجو کرتے ہیں، خبر رکھتے ہیں۔ اگر کسی شخص کو نماز کے اوقات کا اہتمام رکھنے والا پاتے ہیں تو مرتے وقت اس کو خود ہی کلمہ طیبہ تلقین کرتے ہیں اور شیطان کو اس کے پاس سے ہٹا دیتے ہیں۔

مجاہد رحمۃاللہعلیہ کہتے ہیں کہ جب آدمی مرنے کے قریب ھوتا ھے اس وقت اس کے ہم مجلسوں کی صورتیں اس کے سامنے کی جاتی ہیں۔ اگر اس کا اٹھنا بیٹھنا نیک لوگوں کے پاس ھوتا ھے تو یہ مجمع سامنے لایا جاتا ھے اور فاسق فاجر لوگوں کے پاس ھوتا ھے تو وہ لوگ سامنے لاۓ جاتے ہیں۔ حضرت یزید شجرہ صحابی رضی اللہ عنہ سے بھی یہی بات نقل کی گئ ھے۔

ربیع بن بزہ رحمۃاللہعلیہ ایک عبادت گزار آدمی بصرہ میں تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص مرنے لگا۔ لوگ اس کو لاالہ الااللہ کی تلقین کر رہے تھے اور اس کی زبان سے نکل رہا تھا کہ شراب کا گلاس تو بھی پی تجھے بھی پلا، تو بھی پی مجھے بھی پلا۔ اسی طرح اھواز میں ایک شخص کا انتقال ھو رہا تھا۔ لوگ اس کو لا الہ الااللہ کہتے تھے اور وہ کہہ رہا تھا دس روپیہ گیارہ گیارہ بارہ بارہ۔

اس کے بلمقابل جن لوگوں نے مرنے کی تیاریاں کر رکھی تھیں، وہ دنیا میں موت کو یاد رکھتے تھے۔ اس کے لیے کچھ کارنامے کر رکھے تھے۔ ان کے لیے موت ایسی ہی تھی جس کو رسول آخرالزماں صلی للہ علیہ وسلم نے مومن کا تحفہ بتایا ھے۔ حضرت بلال رضی للہ عنہ کی جب وفات کا وقت قریب تھا۔ ان کی بیوی کہہ رہی تھیں ہائے افسوس تم جارہے ھو اور وہ کہہ رہے تھے کیسے مزے کی بات ھے، کیسے لطف کی بات ھے کل دوستوں سے ملیں گے۔ رسول آخرالزماں صلی للہ علیہ وسلم سے ملیں گے، ان کی ساتھیوں سے ملیں گے۔

حضرت معاذ رضی للہ عنہ کے جب انتقال کا وقت قریب تھا، تو فرمایا۔ للہ تجھے معلوم ھے کہ میں دنیا میں زیادہ دن رہنا چاہتا تھا مگر نہ اس وجہ سے کہ مجھے دنیا سے محبت تھی نہ اس وجہ سے کہ یہاں نہریں اور باغ لگاؤں بلکہ اس وجہ سے چاہتا تھا کہ گرمیوں کی دوپہر میں روزہ کی پیاس کا لطف اٹھاؤں اور ﴿دین کے لیے﴾ مشقت میں اوقات گزاروں اور تیرے ذکر کے حلقوں میں شریک ھواکروں۔ حضرت سلمان رضی للہ عنہ کا جب انتقال ھونے لگا تو وہ رونے لگے۔ کسی نے کہا کہ رونے کی کیا بات ھے تم جاکر رسول آخرالزماں صلی للہ علیہ وسلم سے ملو گے۔ رسول آخرالزماں صلی للہ علیہ وسلم کا وصال اس حال میں ھوا کہ تم سے راضی تھے۔ فرمانے لگے کہ میں نہ موت کے ڈر سے رورہا ھوں نہ دنیا کے چھوٹنے سے بلکہ میں اس لیے رورہا ھوں کہ رسول آخرالزماں صلی للہ علیہ وسلم نے ہم سے ایک عہد لیا تھا کہ دنیا سے انتفاع ہمارا صرف اتنا ھو جتنا مسافر کا توشہ۔ میں اس عہد کو پورا نہ کرسکا۔ لیکن جب وصال پر ان کے گھر کا سامان دیکھا گیا تو وہ درہم سے کچھ زاءد تھا۔ یہ تھی وہ کل کاءنات جس کی زیادتی پر رورہے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے تھوڑا سا مشک منگوایا اور بیوی سے فرمایا کہ اس کو بھگوکر میرے بستر پر چھڑک دو۔ میرے پاس ایسی جماعت آرہی ھے جو نہ انسان ہیں نہ جن۔ حضرت عبدللہ بن مبارک رضی للہ عنہ کی جب وفات کا وقت قریب آیا تو وہ ہنسے اور فرمایا۔ اسی جیسی چیزوں کے واسطے لوگوں کو کام کرنا چاہیے﴿وہاں کی کچھ لزتیں، فرحتیں سامنے آئے ھوں گی﴾ نیز جب ان کی وفات کا وقت تھا تو انہوں نے اپنے غلام سے جن کا نام نصر تھا فرمایا کہ میرا سر زمین پر رکھ دو۔ وہ رونے لگے۔ انہوں نے پوچھا کہ رونے کی کیا بات ھے۔ نصر نے کہا آپ ایسی راحتوں میں زندگی گزارتے تھے۔ اب اس طرح فقیروں کی طرح زمین پر سر رکھ کر مررہے ہیں۔ فرمانے لگے، چپ رہ، میں نے للہ سے دعا کی تھی کہ میری زندگی مال داروں کی سی ھو اور میری موت فقیروں کی۔

عطاء بن یسا رحمۃ للہ علیہ کہتے ہیں ایک شخص کے انتقال کا وقت قریب تھا۔ شیطان ان کے پاس آیا اور کہنے لگا، تو مجھ سے چھوٹ ہی گیا﴿میرے بس میں نہ آیا﴾ وہ فرمانے لگے مجھے تجھ سے اب تک بھی اطمینان نہیں ھے۔ جریری رحمۃ للہ علیہ کہتے ہیں کہ میں حضرت جنید کے پاس ان کے انتقال کے وقت موجود تھا۔ وہ قرآن شریف پڑھ رہے تھے۔ کسی نے عرض کیا کہ یہ وقت ﴿ضعف کا ھے﴾ یہ تلاوت کا کیا وقت ھے۔ فرمانے لگے کہ اس سے زیادہ اچھا وقت تلاوت کا کونسا ھوگا۔ میرا اعمال نامہ اس وقت بند ھورہا ھے۔ حضرت جنید رحمۃ للہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت ابو سعید خزار رحمۃ للہ علیہ انتقال کے وقت بہت ہی مزے پر آرہے تھے کیا بات تھی؟ فرمانے لگے کہ اگر اس وقت ان کی روح اشتیاق میں اڑ جاتی تب بھی بعید نہ تھا۔ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ للہ علیہ

سے کسی نے انتقال کے قریب پوچھا کہ کچھ فرمانا ھے، کوئی خواہش ھو تو بتا دیں۔ فرمایا صرف یہ خواہش ھے کہ مرنے سے پہلے اس کی معرفت حاصل ھو جائے۔

ایک شخص کہتے ہیں کہ میں حضرت ممشاد دینوری رحمۃاللہ علیہ کے پاس بیٹھا تھا۔ ایک فقیر آیا اور کہنے لگا یہاں کوئی پاک صاف جگہ ایسی ھے جہاں کوئی مر جائے۔ انہوں نے ایک جگہ اشارہ کیا جہاں پانی کا چشمہ تھا۔ وہ اس کے قریب گیا۔ وضو کی اور نماز پڑھی اس کے بعد پاؤں پھیلا کر لیٹ گیا اور مر گیا۔

ابوعلی رحمۃاللہ علیہ رودباری کی ہمشیرہ فاطمہ رحمۃاللہ علیہ کہتی ہیں کہ جب میرے بھائی کا انتقال ھونے لگا تو ان کا سر میری گود میں تھا۔ انہوں نے آنکھ کھولی اور فرمانے لگے کہ آسمان کے دروازے کھل گئے اور جنت مزین کر دی گئی اور کوئی کہنے والا کہہ رہا ھے کہ ابو علی اگرچہ تم اتنے اونچے درجہ کی خواہش نہیں کررہے تھے مگر ہم نے تمہیں اونچے درجہ پر پہنچا دیا۔

موت کے بعد کی زندگی ﴿برزخ﴾۔

رسول آخرالزماں صلی للہ علیہ وسلم کے ارشادات سے واضح طور پر معلوم ھوتا ھے کے مرنے والے کو ہم بظاہر مردہ سمجھتے ہیں، لیکن حقیقت میں وہ زندہ ھوتا ھے۔ گو اس کی زندگی ہماری اس زندگی سے مختلف ھوتی ھے۔ رسول آخرالزماں صلی للہ علیہ وسلم نے فرمایا ھے کہ مردہ کی ہڈی توڑنا ایسا ہی ھے جیسے زندگی میں اس کی ہڈی توڑی جائے۔ ایک مرتبہ رسول آخرالزماں صلی للہ علیہ وسلم نے حضرت عمروبن حزم رضی اللہ عنہ کو ایک قبر سے تکیا لگائے ھوئے بیٹھا دیکھ کر فرمایا کہ اس قبر والے کو تکلیف نہ دے۔

جب انسان مرجاتا ھے تو اس عالم سے منتقل ھوکر عالم برزخ میں پہنچ جاتا ھے خواہ ابھی اسے قبر میں نہ رکھا جائے یا آگ میں بھی نہ جلایا جائے۔ اس میں سمجھ اور شعور ھوتا ھے۔ رسول آخرالزماں صلی للہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب لاش ﴿چار پائی وغیرہ پر﴾ رکھ سی جاتی ھے اور اس کے بعد قبرستان لے جانے کے لیے لوگ اٹھاتے ہیں تو اگر وہ نیک تھا تو کہتا ھے مجھے جلد لے چلو اور اگر وہ نیک نہ تھا توگھروالوں سے کہتا ھے کہ ہائے میری بربادی مجھے کہاں لے جاتے ھو ﴿پھر فرمایا﴾ کہ انسان کے سوا ہر چیز اس کی آواز سنتی ھے۔ اگر انسان اس کی آواز سن لے تو ضرور بیہوش ھو جائے۔ موت کے بعد سے قیامت قاءم ھونے تک ہر شخص پر جو زمانہ گزرتا ھے اسے برزخ کہا جاتا ھے۔ برزخ کے لغوی معنی پردہ اور آڑ کے ہیں۔ چونکہ یہ زمانہ دنیاوآخرت کے درمیان ایک آڑ ھوتا ھے، اس لیے اسے برزخ کہتے ہیں۔

چونکہ عام انسان اپنے مردوں کو دفن کیا کرتے ہیں، اس لیے احادیث میں برزخ کی راحت یا عذاب کے لیے قبر کا ہی لفظ آتا ھے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جن انسانوں کو آگ میں جلا دیا جاتا ھے یا پانی میں بہا دیے جاتے ہیں وہ برزخ میں زندہ نہیں رہتے۔

دراصل عذاب وثواب کا تعلق روح سے ھے اور یہ بات بھی یاد رہے کہ للہ جلے ھوئے ذروں کو بھی جمع کر کے عذاب و ثواب دینے

پر قادر ھے۔ حدیث میں وارد ھے کہ ﴿پہلے زمانہ میں﴾ ایک شخص نے بہت زیادہ گناہ کیے۔ جب وہ مرنے لگا تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں، تو مجھے جلا دینا اور میری راکھ کو آدھی ھوا میں اڑا دینا آدھی سمندر میں بہا دینا۔ یہ وصیت کرکے اس نے کہا کہ اگر خدا مجھ پر قادر ھوگیا اور اس نے اس کے باوجود بھی مجھے زندہ کر لیا تومجھے ضرور بالضرور زبردست عذاب دیگا۔ جو ﴿میرے علاوہ﴾ سارے جہانوں میں سے کسی کو نہ دے گا۔ جب وہ مرگیا تو اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا جیسا کہ اس نے وصیت کی تھی۔ پھر اللہ نے سمندر کو حکم دیا کہ اس شخص کے سارے ذروں کو جمع کر دے۔ سمندر نے اپنے اندر کے سارے ذروں کو جمع کر دیا اور اسی طرح ھوا کو حکم دیا۔ اس نے بھی اس شخص کے جسم کے سارے ذروں کو جمع کر دیا۔ سارے ذرے جمع فرما کر اللہ نے اسے زندہ فرمایا۔ پھر اس سے فرمایا کہ تو نے ایسی وصیت کیوں کی؟ اس نے عرض کیا اے میرے پروردگار تیرے ڈر سے میں نے ایسا کیا اور آپ خوب جانتے ہیں۔ اس پر اللہ نے اسے بخش دیا۔ جو اللہ سے ڈرتا ھے اللہ اسے بخش دیتا ھے۔

حدیث شریف کی روایات سے یہ بھی معلوم ھوتا ھے کہ مومن بندے برزخ میں ایک دوسرے کی زیارت بھی کرتے ہیں اور اس عالم سے جانے والے سے یہ بھی دریافت کرتے ہیں کہ فلاں کا کیاحال ھے اور فلاں کس حالت میں ھے۔ حضرت سعیدبن جبیر رحمۃاللہعلیہ فرماتے تھے کہ جب مرنے والا مر جاتا ھے تو برزخ میں اس کی اولاد اس کا اس طرح استقبال کرتی ھے جیسے دنیا میں کسی باہر سے آنے والے کا استقبال کیا جاتا ھے اور حضرت ثابت بنانی رحمۃاللہعلیہ فرماتے تھے کہ جب مرنے والا مر جاتا ھے توعالم برزخ میں اس کے عزیزواقارب جو پہلے مرچکے ہیں اسے گھیر لیتے ہیں اور وہ آپس میں مل کر اس خوشی سے بھی زیادہ خوش ھوتے ہیں جو دنیا میں کسی باہر سے آنے والے سے مل کر ھوتی ھے۔ حضرت قیس بن قبیصہ رضیﷲعنہ فرماتے ہیں کی رسول آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مومن نہیں ھوتا اسے مردوں سے بات چیت کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ کسی نے عرض کیا یارسول آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کیا مردے کلام بھی کرتے ہیں؟ ارشاد فرمایا ہاں اور ایک دوسرے کی زیارت بھی کرتے ہیں۔

جب انسان مرتا ھے۔

جب کوئی نیک بندہ مرتا ھے تو فرشتے اس کو قبر میں بٹھاتے ہیں۔ وہ ایسی حالت میں بیٹھتا ھے کہ نہ اس کو کوئی گبراہت ھوتی ھے نہ اس پر کوئی غم مسلط ھوتا ھے۔ پھر اس سے اول تو اسلام کے متعلق سوال کیا جاتا ھے کہ تو اسلام کے بارہ میں کیا کہتا تھا؟ اس کے بعد پھر اس سے پوچھا جاتا ھے کہ تو اس شخص کے یعنی رسول آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں کیا کہتا ھے؟ وہ کہتا ھے کہ یہ رسول آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو اللہ کے پاس سے ہمارے پاس واضح دلیلیں لے کر آئے۔ ہم نے ان سب کو سچا مانا جو رسول آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے۔ اس کے بعد اس کو اول دوزخ کا ایک مقام دکھایا جاتا ھے جہاں وہ دیکھتا ھے کہ آدمی ایک دوسرے پر ٹوٹے پڑے ہیں۔ پھر اس کو کہا جاتا ھے کہ اس جگہ کو دیکھ اللہ نے تجھے اس آفت سے نجات عطا فرمادی۔

اس کے بعد اس کو جنت کا ایک مقام دکھایا جاتا ھے۔ جہاں وہ نہایت زیب و زینت دیکھتا ھے اور اس کے لطف کے مناظر دیکھتا ھے۔ پھر اس سے کہا جاتا ھے کہ اس میں یہ جگہ تیرے رہنے کی ھے ﴿قیامت کے بعد تو یہاں لایا جائے گا﴾ تو دنیا میں آخرت کا یقین کرنے والا تھا اور اسی پر تیری موت ھوئی اور اسی پر قیامت میں تو قبر سے اٹھایا جائے گا اور جب کوئی برا آدمی مرتا ھے تو اس کو قبر میں بٹھایا جاتا ھے وہ نہایت گھبراہت اور خوفزدہ ھوکر بیٹھتا ھے اور اس سے بھی وہی سوال ھوتا ھے جو پہلے گزرا۔ وہ جواب دیتا ھے کہ مجھے تو کچھ خبر نہیں۔ لوگوں کو میں نے جو کہتے سنا تھا وہی میں بھی کہہ دیتا تھا۔ اس کے لیے اول جنت کا دروازہ کھول کر اس کو وہاں کی زیب وزینت اور جو نعمتیں وہاں ہیں دکھائی جاتی ہیں۔ پھر اس سے کہا جاتا ھے کہ یہاں تیرا اصل مقام تھا مگر تجھے یہاں سے ہٹا دیا گیا۔ پھر اس کو جہنم دکھائی جاتی ھے جہاں ایک پر دوسرا ٹوٹا پڑا ھے اور اس سے کہا جاتا ھے کہ اب تیرا ٹھکانا یہ ھے تو دنیا میں شک ہی میں رہا، اسی پر مرا اسی پر قیامت میں اٹھا یا جائے گا۔

حضرت ابو قتادہ رضی للدعنہ فرماتے ہیں کہ رسول آخرالزماں صلی للد علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ رسول آخرالزماں صلی للد علیہ وسلم نے اس کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ شخص یا تو راحت پانے والا ھے یا اس سے راحت ھو گئی۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ مومن بندہ تو مر کر دنیا کی مشقتوں اور تکلیفوں سے راحت پالیتا ھے اور للد کی رحمت کے اندر چلا جاتا ھے۔ ﴿یہ تو راحت پانے والا ھوا﴾ اور فاجر آدمی جب مرتا ھے تو دوسرے آدمی اور آبادیاں اور درخت اور جانور سب کے سب اس کی موت سے راحت پاتے ہیں۔ اس لیے کہ اس کی گناھوں کی نحوست سے دنیا میں آفات نازل ھوتی ہیں۔ بارش بند ھو جاتی ھے جس کی وجہ سے شہروں میں فساد ھوتا ھے اور درخت خشک ھونے لگتے ہیں۔ جانوروں کو چارہ ملنا مشکل ھو جاتا ھے۔ اس وجہ سے اس کی موت سے سب کو راحت ملتی ھے کہ اس کی نحوست سے سب کو تکلیف پہنچ رہی تھی۔

حضرت ابن عمر رضی للدعنہ فرماتے ہیں کہ رسول آخرالزماں صلی للد علیہ وسلم نے ایک مرتبہ میرا مونڈھا پکڑ کر فرمایا کہ دنیا میں ایسے رھو جیسے کوئی اجنبی بلکہ راستہ چلتا مسافر ھوتا ھے۔ حضرت ابن عمر رضی للدعنہ فرماتے ہیں کہ جب تو صبح کرے تو شام کا انتظار نہ کر اور جب شام کرے تو صبح کا انتظار نہ کر اور اپنی صحت کے زمانہ میں مرض کے زمانہ کے لیے توشہ لے لے ﴿کہ جو اعمال صحت میں کرتا ھوگا مرض میں ان کا اجرملتا رہے گا﴾ اور اپنی زندگی میں موت کے لیے توشہ لے لے۔

قبر کی پکار۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی للد عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ رسول آخرالزماں صلی للد علیہ وسلم کی معیت میں ایک جنازہ کے ساتھ چلے۔ قبرستان میں پہنچ کر رسول آخرالزماں صلی للد علیہ وسلم ایک قبر کے پاس تشریف فرما ھوئے اور ارشاد فرمایا کہ قبر پر کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس میں نہایت فصیح اور صاف آواز کے ساتھ یہ اعلان نہیں کرتی کہ اے آدم کے بیٹے تو مجھے بھول گیا۔ میں تنہائی کا گھرھوں، اجنبیت کا گھرھوں، میں وحشت کا گھرھوں، میں کیڑوں کا گھر ھوں، میں نہایت تنگی کا گھر ھوں، مگر اس شخص کے لیے جس پر للد مجھے وسیع بنا دے۔ اس کے بعد رسول آخرالزماں صلی للد علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر جنت کے باغوں میں سے

ایک باغ ھے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔

قبر کا خوف۔۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے، تو بعض لوگوں کی ہنسی کی وجہ سے دانت کھل رہے تھے۔ رسول آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم لزتوں کو توڑنے والی موت کو کثرت سے یاد کرتے تو وہ ان چیزوں میں مشغول ھونے سے روک دیتی جن سے ہنسی آئی۔ ہر شخص کی قبر روزانہ اعلان کرتی ھے کہ میں بالکل تنہائی کا گھر ھوں، سب سے علیحدہ رہنے کا گھر ھوں، میں کیڑوں کا گھر ھوں، جب نیک مومن دفن ھوتا ھے، تو قبر اس سے کہتی ھے کہ تیرا آنا بڑا مبارک ھے، تیرے آنے سے بڑی خوشی ھوئی، جتنے لوگ میری پشت پر چلتے تھے ان میں تو مجھے بہت پسند تھا، آج تو میرے پاس آیا ھے تو میں اپنا طرز عمل تجھے دکھاؤں گی۔ اس کے بعد وہ اتنی وسیع ھو جاتی ھے کہ جہاں تک مردہ کی نظر جائے وہاں تک زمین کھل جاتی ھے اور کھڑکی جنت میں کھل جاتی ھے ﴿جس سے وہاں کی خوشبوئیں، ھوائیں وغیرہ آتی رہتی ہیں﴾ اور جب کوئی بدکار یا کافر دفن ھوتا ھے تو زمین اس سے کہتی ھے کہ تیرا آنا بڑا نا مبارک ھے۔ تیرے آنے سے بڑا جی برا ھوا، جتنے لوگ میری پشت پر چلتے تھے، تو ان میں مجھے بہت ہی برا لگتا تھا۔ آج تو میری ماتحتی میں آیا ھے، تو میں اپنا طرز عمل تجھے دکھاؤں گی۔ یہ کہہ کر وہ ایسی ملتی ھے ﴿یعنی اس کو بھینچتی ھے﴾ کہ مردہ کی ہڈیاں پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔ رسول آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں ڈال کر بتایا کہ اس طرح ہڈیاں، پسلیاں ایک جانب کی دوسری جانب میں گھس جاتی ہیں اور ستر ۷۰ اژدھے اس کو ڈسنا شروع کر دیتے ہیں اور وہ ایسے زہریلے ھوتے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی زمین کے اوپر پھونک ماردے تو قیامت تک زمین پر گھاس اگنا بند ھو جائے، یہ سب کے سب قیامت تک اس کو کاٹتے رہیں گے۔ اس کے بعد رسول آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ھے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ رسول آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سمجھ دار اور سب سے زیادہ محتاط آدمی کون ھے؟ رسول آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص موت کو کثرت سے یاد رکھتا ھو اور موت کے لیے ہر وقت تیاری میں مشغول رہتا ھو، یہی لوگ ہیں جو دنیا کی شرافت اور آخرت کا اکرام حاصل کرنے والے ہیں۔

قصہ حضرت عمربن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا۔۔ حضرت عمربن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ ایک جنازہ کے ساتھ تشریف لے گئے اور قبرستان میں پہنچ کر علیحدہ ایک جگہ بیٹھ کر سوچنے لگے۔ کسی نے عرض کیا امیرالمومنین آپ اس جنازہ کے ولی تھے، آپ ہی علیحدہ بیٹھ گئے؟ فرمایا ہاں، مجھے ایک قبر نے آواز دے دی اور مجھ سے یوں کہا کہ اے عمربن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ تو مجھ سے یہ نہیں پوچھتا کہ میں ان آنے والوں کے ساتھ کیا کیا کرتی ھوں؟ میں نے کہا تو ضرور بتا۔ اس نے کہا ان کے کفن پھاڑ دیتی ھوں، بدن

کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ھوں، خون سارا چوس لیتی ھوں، گوشت کھا لیتی ھوں، اور بتاؤں کہ آدمی کے جوڑوں کے ساتھ کیا کرتی ھوں، مونڈھوں کو باھوں سے جدا کردیتی ھوں اور باھوں کو پنجوں سے جدا کر دیتی ھوں اور سرینوں کو بدن سے جدا کر دیتی ھوں اور سرینوں سے رانوں کو جدا کر دیتی ھوں اور رانوں کو گھٹنوں سے اور گھٹنوں کو پنڈلیوں سے اور پنڈلیوں کو پاؤں سے جدا جدا کر دیتی ھوں۔ یہ فرما کر عمربن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ رونے لگے اور فرمایا کہ دنیا کا قیام بہت ہی تھوڑا ھے اور اس کا دھوکا بہت زیادہ ھے۔ اس میں جو عزیز ھے، وہ آخرت میں ذلیل ھے۔ اس میں جو دولت والا ھے وہ آخرت میں فقیر ھے۔ اس کا جوان بہت جلد بوڑھا ھو جائے گا۔ اس کا زندہ بہت جلد مر جائے گا۔ اس کا تمہاری طرف متوجہ ھونا تم کو دھوکہ میں نہ ڈال دے حالانکہ تم دیکھ رہے ھو کہ یہ کتنی جلدی منہ پھیر لیتی ھے اور بےوقوف وہ ھے جو اس کے دھوکہ میں پھنس جائے۔ کہاں گئے اس کے وہ دلدادہ جنہوں نے بڑے بڑے شہر آباد کیے، بڑی بڑی نہریں نکالیں، بڑے بڑے باغ لگائے اور بہت تھوڑے دن رہ کر سب کو چھوڑ کر چل دیے۔

موت کے وقت اور موت کے بعد مومن کا اعزاز اور کافر کی ذلت۔۔ حضرت جابربن زیادرضی اللہ عنہ کا جب انتقال کا وقت قریب تھا، کسی نے پوچھا کسی چیز کی رغبت ھے فرمایا کہ حسن رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرنا چاہتا ھوں۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو لوگوں نے کہا کہ حسن رضی اللہ عنہ آگئے ہیں، تو جابر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے بھائی یہ رخصت کا وقت ھے، اب جارہے ہیں۔ یہ خبر نہیں کے جنت کی طرف یا جہنم کی طرف۔ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ ملک الموت سے فرماتے ہیں کہ میرے فلاں ولی کے پاس جاؤں اور اس کی روح لے آؤ۔ میں نے اس کا خوشی میں اور غم میں دونوں میں امتحان لے لیا۔ وہ ایسا ہی نکلا جیسا میں چاہتا تھا اس کو لے آؤ تاکہ دنیا کی مشقتوں سے اس کو راحت مل جائے۔ ملک الموت پانچ سو فرشتوں کی جماعت کے ساتھ اس کے پاس آتے ہیں۔ ان سب کے پاس جنت کے کفن ھوتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں ریحان کے گلدستے ھوتے ہیں جن میں ہر ایک میں بیس رنگ ھوتے ہیں اور ہر رنگ میں نئی خوشبوں ھوتی ھے اور ایک سفید ریشمی رومال میں مہکتا ھوا مشک ھوتا ھے۔ ملک الموت اس کے سرہانے بیٹھتے ہیں اور فرشتے اس کو چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور اس کے ہر عضو پر اپنا ہاتھ رکھتے ہیں اور یہ مشک والا رومال اس کی ٹھوڑی کے نیچے رکھتے ہیں اور جنت کا دروازہ اس کی نگاہ کے سامنے کھول دیتے ہیں۔ اس کے دل کو جنت کی نئی نئی چیزوں سے بہلایا جاتا ھے جیسا کہ بچے کے رونے کے وقت اس کے گھر والے مختلف چیزوں سے اس کا دل بہلاتے ہیں۔ کبھی اس کی حوریں سامنے کردی جاتی ہیں، کبھی وہاں کے پھل، کبھی عمدہ عمدہ لباس، غرض مختلف چیزیں اس کے سامنے کی جاتی ہیں۔ اس کی حوریں ﴿بیویاں﴾ خوشی میں کودنے لگتی ہیں۔ ان سب منظروں کو دیکھ کر اس کی روح بدن میں پھڑکنے لگتی ھے ﴿جیسا کہ پنجرہ میں جانور نکلنے کو پھڑکتا ھے﴾ اور ملک الموت اس سے کہتا ھے اے مبارک روح چل ایسی بیریوں کی طرف جس میں کانٹا نہیں ھے اور ایسے کیلوں کی طرف جو توبتو لگے ھوئے ہیں اور ایسے سایہ کی طرف جو نہایت گہرا وسیع ھے اور پانی بہہ رہے ہیں۔ ﴿

یہ چند منظروں کی طرف اشارہ ھے جو قرآن پاک میں سورۃ واقعہ کے رکوع ا میں ذکر ھے﴾ اور ملک الموت ایسی نرمی سے بات کرتا ھے جیسا کہ ماں اپنے بچے سے کرتی ھے۔ اس وجہ سے کہ اس کو یہ بات معلوم ھے کہ یہ روح اللہ کے یہاں مقرب ھے وہ اس روح کے ساتھ لطف سے پیش آتا ھے تاکہ اللہ اس فرشتے سے خوش ھوں۔ وہ روح بدن میں سے ایسی طرح سہولت سے نکلتی ھے جیسا کہ آٹے میں سے بال نکل جاتا ھے۔ جب روح نکلتی ھے تو سب فرشتے اس کو سلام کرتے ہیں اور جنت میں داخل ھونے کی بشارت دیتے ہیں جس کو قرآن پاک کی سورۃ نحل کے رکوع ۴میں ذکر کیا گیا ھے۔ پس جس وقت روح بدن سے جدا ھوتی ھے تو وہ بدن سے کہتی ھے کہ اللہ تجھ کو جزائے خیر دے تو اللہ کی بندگی اور اطاعت میں جلدی کرنے والا تھا، اس کی نافرمانی میں سستی کرنے والا تھا، تجھے آج کا دن مبارک ھو تونے خود بھی عذاب سے نجات پائی اور مجھے بھی نجات دی اور یہی مضمون بدن رخصت کے وقت روح سے کہتا ھے۔ اس کی جدائی پر زمین کے وہ حصے روتے ہیں جن پر وہ اکثر عبادت کیا کرتا تھا۔ آسمان کے وہ دروازے روتے ہیں جن سے اس کے اعمال اوپر جایا کرتے تھے اور جن سے اس کا رزق اترا کرتا تھا۔ اس کے بعد وہ پانچ سو فرشتے میت کے پاس جمع ھو جاتے ہیں اور جب نہلانے والے اس کو کروٹ دیتے ہیں تو وہ فرشتے فورا اس کو کروٹ دینے لگتے ہیں اور جب وہ کفن پہناتے ہیں تو اس سے پہلے اپنی لائی ھوئی خوشبومل دیتے ہیں۔ اس کے بعد وہ اس کے دروازہ سے قبر تک دونوں جانب قطار لگا کر کھڑے ھو جاتے ہیں اور اس کے جنازہ کا دعا اور استغفار کے ساتھ استقبال کرتے ہیں۔

یہ سارے منظر شیطان دیکھ کر اس قدر زور سے روتا ھے کہ اس کی ہڈیاں ٹوٹنے لگتی ہیں اور اپنے لشکروں سے کہتا ھے تمہارا ناس ھو جائے یہ تم سے کس طرح چھوٹ گیا۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ معصوم تھا۔

اس کے بعد جب حضرت ملک الموت اس کی روح لے کر اوپر جاتے ہیں تو حضرت جبرءیل علیہ سلام ستر﴿۷۰﴾ ہزار فرشتوں کے ساتھ اس کا استقبال کرتے ہیں۔ یہ فرشتے اس کو اللہ کی طرف سے بشارتیں دیتے ہیں۔ اس کے بعد جب ملک الموت علیہ سلام اس کو عرش تک لے جاتے ہیں تو وہاں پہنچ کر وہ روح سجدہ میں گر جاتی ھے۔ اللہ کا ارشاد ھوتا ھے کہ میرے بندے کی روح کو **سدر مخضود و طلع منضود** میں پہنچادو۔ جب اس کی لاش قبر میں رکھی جاتی ھے، تو اس کی نماز اس کے داءیں طرف آکر کھڑی ھو جاتی ھے، روزہ باءیں طرف کھڑا ھو جاتا ھے۔ قرآن پاک کی تلاوت اور اللہ کا ذکر سر کی طرف کھڑا ھو جاتا ھے۔ اور جماعت کی نماز کے جو قدم چلے ہیں وہ پاؤں کی طرف کھڑے ھو جاتے ہیں اور ﴿مصاءب پر اور گناھوں سے﴾ صبر قبر کے ایک جانب کھڑے ھو جاتے ہیں۔ اس کے بعد عذاب اس قبر میں اپنی گردن نکالتا ھے اور مردہ تک پہنچنا چاہتا ھے لیکن وہ اگر داءیں جانب سے آتا ھے تو نماز اس کو کہتی ھے کہ پرے ہٹ یہ شخص اللہ کی قسم دنیا میں ہمیشہ مشقت اٹھاتا رہا ابھی ذرا راحت سے سویا ھے۔ پھر وہ باءیں جانب سے آتا ھے تو روزہ اسی طرح اس کو ہٹا دیتا ھے۔ پھر وہ سر کی طرف سے آتا ھے تو تلاوت اور ذکر اس کو روک دیتے ہیں کہ ادھر کو تیرا راستہ نہیں ھے۔ غرض وہ جس جانب سے جانا چاہتا ھے اس کو راستہ نہیں ملتا۔ اس لیے کہ اللہ کے ولی کہ ہر جانب سے عبادتوں نے گھیر رکھا ھے۔ وہ عذاب عاجز ھو کر واپس چلا جاتا ھے۔ اس کے بعد صبر جو ایک کونہ میں کھڑا تھا اس عبادتوں سے

کہتا ھے کہ میں اس انتظار میں تھا کہ اگرکسی جانب ﴿عبادت کی کسی قسم کی کمزوری سے﴾ کچھ ضعف ھو تو میں اس جانب سے مزاحمت کروں گا، مگراللہ کا شکر کہ تم نے مل کر اس کو دفع کر دیا اب میں ﴿اعمال تلنے کی﴾ ترازو کے وقت اس کے کام آؤں گا۔ اس کے بعد دو فرشتے اس مردہ کے پاس آتے ہیں جن کی آنکھیں بجلی کی طرح چمکتی ہیں اور آواز بادلوں کی زوردار گرج کی طرح ھوتی ھے۔ ان کے دانتوں کی کچلیاں گائے کے سینگوں کی طرح ھوتی ہیں۔ ان کے منہ سے سانس کے ساتھ آگ کی لپٹیں نکلتی ہیں، بال اتنے بڑے کے پاؤں تک لٹکے ھوئے ان کے ایک مونڈھے سے دوسرے مونڈھے تک اتنا فاصلہ کہ کئ دن میں چل کر پورا ھو، مہربانی اور نرمی گویا ان کے پاس کو بھی نہیں گزری۔ ﴿البتہ سختی کا معاملہ مؤمنوں کے ساتھ نہیں کرتے، لیکن دہشت ہی کیا کم ھے﴾ ان کو **منکر نکیر** کہا جاتا ھے۔ ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک ایک اتنا بڑا اور بھاری ہتھوڑا کہ اگر ساری دنیا کو انسان اور جنات مل کر اٹھاءیں تو ان سے اٹھ نہ سکے۔ وہ آکر مردہ سے کہتے ہیں، بیٹھ جا، مردہ ایک دم بیٹھ جاتا ھے اور کفن اس کے سر سے نیچے سرین تک آجاتا ھے۔ وہ سوال کرتے ہیں، تیرا رب کون ھے، تیرا مذہب کیا ھے؟ تیسرا سوال کے تیرے نبی کا کیا نام ھے؟ مردہ کہتا ھے کہ میرا رب اللہ ھے جو وحدہ لاشریک ھے﴿وہ تن تنہا مالک ھے کوئ اس کا شریک نہیں﴾ میرا دین اسلام ھے میرے نبی محمد صلی‌اللہ‌علیہ وسلم ہیں جو خاتم النبیین ہیں۔ وہ دونوں کہتے ہیں تو نے صحیح کہا ھے اس کے بعد وہ قبر کی دیواروں کو سب طرف سے ہٹادیتے ہیں جس سے وہ اوپر سے اور چاروں جانب داءیں باءیں سرہانے پاءیتی سے بہت زیادہ وسیع ھوجاتی ھے۔ اس کے بعد وہ کہتے ہیں کہ اوپر سر اٹھاؤ۔ مردہ جب سر اٹھاتا ھے تو اس کو ایک دروازہ نظر آتا ھے جس میں سے جنت نظر آتی ھے۔ وہ کہتے ہیں کہ اے اللہ کے ولی وہ جگہ تمہارے رہنے کی ھے۔ اس لیے کہ تم نے اللہ کی اطاعت کی ھے۔ رسول آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، قسم ھے اس پاک ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ھے کے اس کو اس وقت ایسی خوشی ھوتی ھے جو کبھی نہ لوٹے گی۔ اس کے بعد وہ فرشتے کہتے ہیں کہ اپنے پاؤں کی طرف دیکھو۔ وہ دیکھتا ھے تو جہنم کا ایک دروازہ نظر آتا ھے ﴿جس سے اس کی حالت نظر آتی ھے﴾ وہ فرشتے کیتے ہیں کہ اے اللہ کے ولی تو نے اس دروازہ سے نجات پالی۔ اس وقت بھی مردہ کو اس قدر خوشی ھوتی ھے جو کبھی نہ لوٹے گی۔ اس کو بعد اس قبر میں ستتر ۷۷ دروازے جنت کی طرف کھل جاتے ہیں جن میں سے وہاں کی ٹھنڈی ھواءیں اور خوشبوءیں آتی رہتی ہیں اور قیامت تک یہی منظر رہے گا۔ ﴿اسکے بعد دوسرے کی حالت سنو کہ﴾ اللہ ملک الموت سے فرماتے ہیں کہ میرے دشمن کے پاس جاؤ اور اس کی جان نکال لاؤ۔ میں نے اس پر ہر قسم کی فراخی رکھی۔ اپنی نعمتیں ﴿ دنیا میں چاروں طرف سے﴾ اس پر لاد دیں، مگر وہ میری نافرمانی سے باز نہیں آیا۔ جاؤ آج اس کو سزا دوں۔ ملک الموت علیہ سلام نہایت تکلیف دہ صورت میں اس کے پاس آتے ہیں۔ اس صورت سے کہ بارہ آنکھیں ان میں ھوتی ہیں۔ ان کے پاس ایک گزر ﴿ لوہے کا موٹا سا ڈنڈا﴾ جہنم کی آگ کا بنا ھوا ھوتا ھے جس میں کانٹے ھوتے ہیں۔ ملک الموت آتے ہی وہ گزر اس پر مارتے ہیں جس کے کانٹے اس کے ہر رگ وپے میں گھس جاتے ہیں پھر وہ اس کو کھینچتے ہیں اور باقی فرشتے ان کوڑوں سے اس کے منہ کو اور سرین کو مارنا شروع کر دیتے ہیں جس سے وہ مردہ غش کھانے لگتا ھے۔ وہ اس کی روح کو پاؤں کی انگلیوں سے نکال کر ایڑی میں روک

دیتے ہیں اور پٹائی کرتے رہتے ہیں، پھر ایڑی سے نکال کر گھٹنوں میں روک دیتے ہیں، پھر وہاں سے نکال کر ﴿اور جگہ جگہ اس لیے روکتے ہیں تاکہ دیر تک تکلیف پہنچائی جائے﴾ پیٹ میں روک دیتے ہیں اور وہاں سے کھینچ کر سینے میں روک دیتے ہیں۔ پھر فرشتے اس تانبہ کو اور جہنم کے انگاروں کو اس کی ٹھوڑی کے نیچے رکھ دیتے ہیں اور ملک الموت علیہ سلام کہتے ہیں کہ اے ملعون روح نکل اور اس جہنم کی طرف چل جس کی صفت قرآن پاک کی سورۃ واقعہ رکوع ۲ میں بیان ھے جس کا ترجمہ یہ ھے کہ وہ لوگ آگ میں اور کھولتے ھوئے پانی میں اور سیاہ دھوئیں کے سایہ میں جو ٹھنڈا ھو گا نہ فرحت بخش ھو گا ﴿بلکہ نہایت تکلیف دینے والا ھو گا﴾ پھر جب اس کی روح بدن سے رخصت ھوتی ھے تو وہ بدن سے کہتی ھے کہ اللہ تجھے برا بدلہ دے تو مجھے اللہ کی نافرمانی میں جلدی سے لے جاتا تھا اور اس کی اطاعت میں سستی کرتا تھا تو خود بھی ہلاک ھوااور مجھے بھی ہلاک کیا اور یہی مضمون بدن روح سے کہتا ھے اور زمین کے وہ حصے جن پر وہ اللہ کے گناہ کیا کرتا تھا اس پر لعنت کرتے ہیں اور شیطان کے لشکر دوڑے ھوئے اپنے سردار ابلیس کے پاس جاکر خوشخبری سناتے ہیں کہ ایک آدمی کو جہنم تک پہنچا دیا۔ پھر جب وہ قبر میں رکھا جاتا ھے تو زمین اس پر اتنی تنگ ھو جاتی ھے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں پھر اس پر کالے سانپ مسلط ھو جاتے ہیں جو اس کی ناک اور پاؤں کے انگوٹھے سے کاٹنا شروع کرتے ہیں یہاں تک کہ درمیان میں دونوں جانب کے سانپ آکر مل جاتے ہیں، پھر اس کے پاس دو فرشتے ﴿منکر نکیر جن کی دہشت ابھی گزر چکی﴾ آتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ھے؟ تیرا دین کیا ھےِ؟ تیرے نبی کون ھے؟ وہ ہر سوال کے جواب میں لاعلمی ظاہر کرتا ھے اور اس کے جواب پر اس کو گرز سے اس قدر زور سے مارتے ہیں کہ اس گرز کی چنگاریاں قبر میں پھیل جاتی ہیں۔ اس کے بعد اس کو کہتے ہیں کہ اوپر دیکھ۔ وہ اوپر کی جانب جنت کا دروازہ کھلا ھوا دیکھتا ھے ﴿اس کی باغ و بہار وہاں سے نظر آتی ھے﴾ وہ فرشتے اس سے کہتے ہیں کہ اللہ کے دشمن اگر تو اللہ کی اطاعت کرتا تو یہ تیرا ٹھکانا ھوتا۔ رسول آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ھے کہ اس کو اس وقت ایسی حسرت ھوتی ھے کہ ایسی حسرت کبھی نہ ھوگی۔ پھر دوزخ کا دروازہ کھولا جاتا ھے اور وہ فرشتے کہتےہیں کہ اللہ کے دشمن اب تیرا یہ ٹھکاناھے۔

قبر میں عذاب کی وجہ سے میت کا چیخنا اور لوہے کے گرزوں سے اس کا مارا جانا۔۔ حضرت براٴبن عازب رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ھے کہ رسول آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کافر جواب دیتا ھے کہ ہائے ہائے مجھے پتہ نہیں تو آسمان سے منادی آواز دیتا ھے کہ اس نے جھوٹ کہا۔ اس کے نیچے آگ بچھا دو اور اسے آگ کا پہناواپہنا دو اور اس کے لیے دوزخ کا ایک دروازہ کھول دو۔ چنانچہ دروازہ کھول دیا جاتا ھے جس کے ذریعہ دوزخ کی تپش اور سخت گرم لو آتی رہتی ھے اور اس کی قبر تنگ کردی جاتی ھے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ادھر سے ادھر ھو جاتی ہیں۔ پھر اس کو عذاب دینے کے لیے ایک ﴿عذاب دینے والا﴾ مقرر کر دیا جاتا ھے جو اندھا اور بہرا ھوتا ھے۔ اس کے پاس لوہے کا گرز ھوتا ھے جس کی حقیقت یہ ھے کہ اگر وہ پہاڑ پر ماردیا

جائے تو پہاڑ ضرور مٹی ہو جائے ﴿پھر ارشاد فرمایا کہ﴾ اس گرز کو ایک مرتبہ مارتا ہے تو اس کی آواز کو انسان اور جنات کے علاوہ پورپ پچھم کے درمیان کی ساری مخلوق سنتی ہے۔ ایک مرتبہ مارنے سے وہ مٹی ہوجاتا ہے اور پھر روح لوٹا دی جاتی ہے۔

بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اس گرز کے مارے جانے سے وہ اس زور سے چیختا ہے کہ انسان اور جنات کے سوا اس کے قریب کی ہر چیز اس کی چیخ و پکار سنتی ہے۔

سوال۔ یہاں یہ بات دریافت طلب ہے کہ انسانوں اور جنات کو میت کے مارنے اور اس کے چیخنے کی آواز کیوں نہیں سنائی دیتی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ انسانوں اور جنات کو عالم برزخ سے واسطہ پڑتا ہے۔ اگر ان کو عذاب قبر دکھادیا جائے یا کانوں سے وہاں کے مصیبت زدوں کی چیخ و پکار کی آواز سنادی جائے تو ایمان لے آءیں اور نیک عمل کرنے لگیں۔ حالانکہ اللہ کے یہاں ایمان بالغیب معتبر ہے کہ صرف رسول آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سن کر مان لیں، چاہے سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔ بہرحال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو صحیح مانیں، اسی کو ایمان فرمایا گیا ہے۔

ترجمہ۔ بلاشبہ جو لوگ اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں ان کے لیے مغفرت ہے اور بڑا اجر ہے۔

اگر دوزخ و جنت اور برزخ کے حالات آنکھوں سے دکھادیے جاءیں، تو پھر ایمان بل غیب نہ رہے اور سب مان لیں اور مومن ہو جاءیں، مگر اللہ کے یہاں آنکھوں سے دیکھے ہوئے پر ایمان لانا معتبر نہیں ہے۔ اسی وجہ سے مرتے وقت ایمان لانے کا اعتبار نہیں ہے کیونکہ اس وقت عذاب کے فرشتے نظر آجاتے ہیں۔

جب قیامت کو اٹھ کھڑے ہوں گے اور پھر جنت دوزخ آنکھ سے دیکھ لیں گے تو سب ہی ایمان لے آءیں گے اور رسولوں علیہم سلام کی باتوں کی تصدیق کر لیں گے، مگر اس وقت کا ایمان اور تصدیق معتبر نہیں ہے۔

انسانوں کو عذاب قبر کے نہ دکھانے اور اس کی آواز نہ سنانے میں یہ مصلحت بھی معلوم ہوتی ہے کہ انسان اس کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اگر عذاب قبر کا حال آنکھوں سے دیکھ لیں یا کانوں سے سن لیں، تو بے ہوش ہو جاءیں جیسا کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نافرمان کی میت کو جب لوگ اٹھا کر چلتے ہیں، تو وہ کہتا ہے ہائے میری بربادی، مجھے کہاں لے جارہے ہو۔ اس کی اس آواز کو انسان کے سوا ہر چیز سنتی ہے اور اگر انسان سن لے تو بیہوش ہو جائے۔

البتہ خداوند عالم نے اپنے رسول آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کو برزخ کی چیزیں نہ صرف بتا دیں بلکہ دکھا بھی دیں۔ چونکہ آپ میں ان کو برداشت کا ظرف موجود تھا۔ حتی کہ دوزخ کے منظر کو دیکھ کر بھی آپ کے ہنسنے، بولنے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور کھانے پینے میں فرق نہ آتا تھا۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں کہ رسول آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ آفتاب غروب ہونے کے بعد ﴿مدینہ منورہ﴾ سے باہر تشریف لے گئے۔ آپ نے ایک آواز سنی ﴿جو بھیانک آواز تھی﴾ اس کو سن کر فرمایا کہ یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہورہا ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول آخرالزماں صلی للہ علیہ وسلم ایک مرتبہ اپنے خچر پر سوار ھوکر قبیلہ بنو نجار کے ایک باغ میں تشریف لے جارہے تھے اور ہم بھی رسول آخرالزماں صلی للہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ اچانک آپ کا خچر بدک گیا اور ایسا بدکا کہ قریب تھا کہ آپ کو گرادے۔ وہیں پانچ یا چھ قبریں تھیں۔ ان کے بارے میں رسول آخرالزماں صلی للہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ ان قبروں کو کون پہچانتا ھے؟ ایک شخص نے عرض کیا میں پہچانتا ھوں۔ رسول آخرالزماں صلی للہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا یہ کب مرے تھے؟ اس نے کہا کہ زمانہ شرک میں مرے تھے۔ رسول آخرالزماں صلی للہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان کو قبروں میں عذاب دیا جاتا ھے۔ سو اگر مجھے ڈرنہ ھوتا کہ تم آپس میں دفن کرنا چھوڑدوگے تو للہ سے ضرور دعا کرتا کہ تم کو ﴿بھی﴾ اس قبر کے عذاب کا کچھ حصہ دکھاوے جسے میں سن رہا ھوں۔

قبرستان کا گوشہ گوشہ مومن کے لیے بناؤ سنگار کرتا ھے۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ھے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی مومن کی وفات ھوتی ھے تو قبرستان کا گوشہ گوشہ اس کے لیے بناؤ سنگار کرتا ھے اور ہر گوشہ یہی آرزو کرتا ھے کہ یہ میرے پاس دفن ھو۔ لیکن جب کسی کافر کی موت ھوتی ھے تو قبرستان میں تاریکی پیدا ھوجاتی ھے اور قبرستان کا گوشہ گوشہ للہ سے پناہ مانگ کر فریاد کرتا ھے کہ یہ بدبخت میرے پاس دفن نہ کیا جائے۔ ﴿حکیم ترمزی، ابن عساکر، ابن عدی، ابن مندہ﴾۔

قبر کا مردوں سے خطاب۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ھے کہ سرور کاءنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں لزتوں کو ختم کرنے والی موت کو یاد کیا کرو۔ قبر ہر دن اپنے مردوں سے خطاب کرتے ھوئے اعلان کرتی ھے۔ میں غربت اور تنہائی کا گھر ھوں، مٹی اور کیڑوں کا گھر ھوں۔ جب مومن کو دفن کیا جاتا ھے، تو قبر اس کو مرحبا کہتی ھوئی خوشخبری سناتی ھے کہ میری پشت پر چلنے والوں میں تو بڑا محبوب تھا۔ آج میں تیری ھو گئی اور تو میری طرف آگیا، تو اب تو میرے احسان کو بس دیکھ لے گا۔ یہ کہہ کر قبر تا حد نگاہ کشادہ ھوجاتی ھے اور جنت کا دروازہ کھلا نظر آتا ھے۔ ﴿ترمزی﴾۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ھے کہ رسول آخرالزماں صلی للہ علیہ وسلم ایک جنازہ میں شریک ھوئے۔ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا یہ قبر ہر دن بآواز بلند کہتی ھے۔ اے آدم کی اولاد تو کیوں مجھے بھول گیا۔ کیا تجھے یہ معلوم نہیں کہ میں تنہائی کا گھر، وحشت کا گھر، کیڑوں مکوڑوں والا گھر ھوں اور میں بہت

تنگ گھر ھوں، مگر للہ جس کے لیے کشادگی کو حکم فرمائے گا، اس کے لیے کشادہ ھو جاؤں گی۔ اس کے بعد آنحضور صلی للہ علیہ وسلم نے فرمایا قبر یا تو جنت کا ایک چمن ھے یا آگ کا ایک تنور ھے۔ ﴿طبرانی﴾۔

حضرت ابو حجاج شمالی رضی للہ عنہ سے روایت ھے کہ رحمت عالم صلی للہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ جب قبر میں رکھا جاتا ھے، تو قبر اس سے کہتی ھے اے ابن آدم تو ہلاک ھوا۔ تجھے کس چیز نے مجھ سے دھوکے میں رکھا کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ میں فتنہ و تاریکی اور کیڑوں اور مکوڑوں کا گھر ھوں۔ تجھے کس چیز نے مجھ سے بہکا کر نڈر کر دیا تھا اور تو میری پشت پر خوب اکڑ کر چلتا تھا۔ اگر وہ مردہ نیک ھوتا ھے، تو اس کی طرف سے قبر کو جواب دینے والے جواب دیتے ہیں کہ قبر تو ذرا دیکھ تو کہ اس کے اعمال کیسے ہیں، یہ اچھائی اختیار کرتا تھا اور برائی سے باز رہتا تھا۔ یہ سن کر قبر کہتی ھے بیشک یہ نیک تھا۔ اب میں اس کے لیے سرسبز ھو جاتی ھوں۔ مردے کا جسم اس وقت منور ھو جاتا ھے اور اس کی روح للہ کی طرف چڑھادی جاتی ھے۔ ﴿حکیم ترمزی، ابوالعلی، ابن ابی الدنیا﴾۔

حضرت عبدللہ بن عبید رضی للہ عنہ سے روایت ھے کہ رسول آخرالزماں صلی للہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ قبر میں بیٹھتا ھے اور ان لوگوں کے پیروں کی آواز بھی سنتا ھے جو اس کے جنازہ کے ساتھ قبر تک گئے ہیں۔ مردہ سے اس کی قبر کہتی ھے۔ اے ابن آدم تیری ہلاکت ھو، تو نے میری تنگی، بدبو، ھول اور کیڑوں مکوڑوں کا خوف نہ کیا، اسی لیے تو نے ان چیزوں سے بچنے کے لیے تیاری نہ کی۔ ﴿ابن ابی الدنیا﴾۔

حضرت یزیدبن شجرہ رضی للہ عنہ سے مروی ھے کہ کافر و فاجر مردے سے قبر کہتی ھے کیا تجھے میری تاریکی، میری وحشت، میری تنہائی و تنگی اور میرا غم یاد نہیں رہا۔ ﴿ابن ابی شیبہ﴾۔

واقعی موت ایک حقیقت ھے۔

للہ تعلی قرآن پاک میں فرماتے ھے جس کا مفہوم یہ ھے کہ ہر جان نے موت کا مزہ چکھنا ھے۔ واقعی موت ایک حقیقت ھے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی زندگی کو بامقصد طریقے سے گزایں اور اپنی موت کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ بہت اچھا ھو کہ ہم سب کی موت شاندار ھو۔ آمین۔

END